السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

علماء کرام قربانی اور عقیقہ میں ذبح شدہ جانور کی کھال کے تصرف واستعمال کے متعلق کیا فرماتے ہیں کہ

آیا اس کھال کو اپنے استعمال میں لائے یا فقراء ومساکین کو دے دے، اور اگر فقراء کو دے تو کھال ہی دے یا بیچ کر اس کی قیمت ادا کر دے کیونکہ اکثر محتاج عدم واقفیت کی بنا پر ارزاں فروخت کر دیتے ہیں، نیز سقے اور دائیہ کو اس کھال کا دینا جائز ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

بصورت مرقوم کھال خواہ اپنے تصرف میں لائے جیسے مصلی وغیرہ بنا لے یا فقراء کو دے اگرچہ فروخت کر کے اس کی قیمت ہی ادا کر دے۔ دونوں طرح جائز ہے۔ سقے اور دائیہ کو کھال دینا جائز نہیں۔ ہکذا حکم الشرع، مگر کھال کا بیچنا مکروہ ہے۔ جیسا کہ ہدایہ میں ہے:

یتصدق بجلدہا او یعمل منه غربال وجراب وقربة وسفرة ودلو او یبدله مما ینتفع به باقیا کما مر، لا بمستهلك كخل و لحم و نحوه كدراهم، فان بيع اللحم والجلد به اى بمستهلك او بدراهم تصدق بثمنه ومفاده صحة البيع مع الكراهة وعن الثانى باطل لانه كالوقف مجتبى ولا يعطى اجر الجزار منها لانه كبيع واستفيدت من قوله عليه الصلاة والسلام: من باع جلد اضحية فلا اضحية له (هدایہ 4/434، درمختار 5/231)

"(قربانی کی) کھال صدقہ کر دے یا اس سے چھلنی، چرمی تھیلا، مشکیزہ، دسترخوان اور ڈول بنا لے یا ایسی چیز سے تبدیل کر لے جس سے فائدہ اٹھایا جائے اور وہ چیز اپنی حالت میں باقی رہے، یعنی ختم نہ ہو۔ جیسا کہ گزر چکا، نہ کہ) تلف ہونے والی چیز کے ساتھ ہو جیسا سرکہ، گوشت وغیرہ جو کہ دراھم کی مانند ہیں اور اگر گوشت یا چمڑے کی بیع کسی تلف ہونے والی چیز یا دراہم کے ساتھ کی ہو تو اس کی قیمت کو صدقہ کر دے تو وہ بیع درست ہے مگر مکروہ۔ اور دوسرے قول کے مطابق یہ بیع باطل ہے اس لئے کہ یہ وقف کی مانند ہے جو کہ پسندیدہ قول ہے۔ اور قصاب کی اجرت اس (کھال وگوشت) سے نہ دے اس لئے کہ یہ بیع کے مفہوم میں ہے جو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے مستفاد ہے کہ: جس نے قربانی کی کھال فروخت کر دی، اس کی کوئی قربانی نہیں۔ (ہدایۃ، درمختار)

حررہ داجا خاک رہ محمد سعید نقشبندی (محمد سعید نقشبندی مجدد 1305)

اسمائے گرامی مؤیدین علماء کرام:

الجواب صحیح۔ محمد مسعود نقشبندی، امام مسجد فتح پوری۔

جواب صحیح ہے، محمد اسماعیل عفی عنہ، مدرس اول فتح پوری

الجواب صحیح، ابوسعید محمد یحییٰ، مدرس دوم فتح پوری۔

جواب صحیح، ابو محمد عبدالحق۔

جواب درست ہے مگر سقے وغیرہ کو اجرت میں دینا ممنوع ہے۔ ہاں مسکین سمجھ کر دینا درست ہے۔

قادر علی عفی عنہ مدرس حسین بخش مرحوم خلف مولوی محمد عبدالرب صاحب مرحوم مغفور مبرور۔

محمد ادریس واعظ مدرسہ حسین بخش مرحوم پنجابی

فقیر محمد حسین 1285ھ مدرس مدرسہ مولوی عبدالرب مرحوم

یہ جواب صحیح ہے۔ بہتر یہ ہے کہ کھال یا کھال کی قیمت مسکین کو دے دی جائے۔ محمد امیر الدین پٹیالوی ثم الدہلوی واعظ جامع مسجد دہلی مقیم محلہ فرید پارچہ متصل فتح پوری

محمد امیر الدین 1301ھ

یاد رہے کہ جب قربانی کرنے والے نے قربانی کی کھال کو کسی مستھلک چیز سے بدلا یا اس کو روپیہ پیسہ سے فروخت کیا تو ایسی صورت میں اس کی قیمت فقراء پر صدقہ کرنا واجب ہوگی جو کہ فقراء پر ہی تقسیم کرے۔

(لأن ہذا الثمن حصل لفعل مکروہ فیکون خبیثا فیجب التصدق (عینی شرح ہدایۃ) لأن معنی التمول سقط عن الاضحیۃ فاذا تمولہا بالبیع انتقلت القربۃ الی بدلہ فوجب التصدق (کافی) (عینی 11/36

(اس لئے کہ یہ قیمت فعل مکروہ سے حاصل شدہ ہے تو وہ ناپاک ہوگی۔ سو اس کا صدقہ ضروری ہوگا۔ (عینی"

اس لئے کہ قربانی سے ملکیت کا مفہوم ساقط ہوگیا تو جب اس نے بیع سے ملکیت حاصل کرلی تو قربت قربانی اس کی بدل کی طرف منتقل ہوجائے گی سو (کھال کا) صدقہ کرنا لازمی ہوا۔

اور عقیقہ کی کھال کا حکم بھی قربانی کی کھال کی مانند ہے۔ ہکذا فی کتب الفقہ فقط واللہ اعلم نمقہ الفقیر/ محمد یعقوب عفا اللہ عنہ الذنوب حنفی دہلوی خلف مولوی کریم اللہ صاحب مرحوم دہلوی۔ (عبد محمد یعقوب وارد امید شفا 1287ھ)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ نواب محمد صدیق حسن

صفحہ: 126

محدث فتویٰ